

گلے کوچے کھجور

www.ahnafmedia.com

فرکن بادیت اور اجماع ائمہ اریعہ محمدؐ اللہ تعالیٰ سے اضافہ
فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی رشتہ نیر (امیر حبیب اونٹ برکاتہم)

تحریر:

حضرت مفتی محمد ابراهیم صادق لیڈی

المصابيح للغباء
للوقائية
عن عذاب الغباء

گانے بجائے پر

الشہد و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت
زلزلہ، خسق، مسخ

(۱۰۷)

طرح طرح کے عذابوں کی وعیدیں

— آیاتِ قرآنیہ

— احادیث مبارکہ

— ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ

گانا بآجائننا حرام ہے اور ہر برائی کی جرأت

سوال : ہمارے کالج میں اسلامیات کے پروفیسر صاحب کہتے ہیں کہ موسیقی کے آلات کے ساتھ اچھی گیت، گانے اور قولیاں سننا شرعاً جائز ہے، اسے ناجائز اور حرام بلانا مولویوں کی باتیں ہیں، دلیل یہ دیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دفت بجا یا گیا، بچیاں گاتی رہیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہ فرمایا، موسیقی کے جدید آلات بھی دفت کی ترقی یا افسوس شکل ہیں، موسیقی سننے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ یہ روح کی خذار ہے اور صوفیہ کرام سماع کا مستقل شغل رکھتے ہیں۔

قرآن و سنت کی روشنی میں اس سند پر روشنی ڈالنے اور پروفیسر صاحب کے دلائل کا بھی جائزہ لیجئے بیٹنوا تو جروا۔

الجواب باسمه ملهم القواب

اتم کا مقام ہے کہ جس رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے راگ باجوں کا شناسنا اپنی بخشش کا مقصد بنایا اسی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نہاد اُسی آج اس گناہ پر دل و جان سے فدا ہیں بلکہ اس بھیانی کو سند جواز ہمیا کرنے کے لئے سروہڑی بازی رکار ہے ہیں، ان خدمت جدیدہ کے متالوں کو یہ مولیٰ سی حقیقت کون سمجھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شریعت چودہ سو سال سے عمل ہے اس کا ہر ہر سند اُن لازموں اور قیامت تک کے لئے محفوظ ہے تمہاری موافقت یا بحث سے کسی سند پر کوئی اخراج نہیں، ہدتا جو چیز شرعاً حلال ہے وہ تا قیامت حلال رہے گی اور جو چیز از روئے شرعاً حرام ہے وہ بھی تہری و نیا تک حرام ہی رہے گی گو کہ دنیا بھر کے دوٹ اس کے خلاف پڑھائیں۔

شریعت مطہرہ میں موسیقی کی حرمت کا سند بھی ایک ایسا بدیجی سند ہے جس پر دلیل پیش کرنے کی چند ان حاجت نہیں، اس قسم کے قطعی حرام کو مبالغ و جائز قرار دینے کی جگارت بالکل ایسی ہی ہے جیسے کوئی سرچرا یہ کہنے لئے کہ شریعت کی روشنی زنا، شراب توشی، سودخواری اور رشوٹ جائز ہے۔ ظاہر ہے اس قسم کی یادوں کوئی کسی درجہ میں بھی لائق اعتراض نہیں رہی

کتاب الحظر والاباحة

اس قابل ہے کہ اسی ترمذی میں وقت ضارع کیا جائے، سحر کیا کیا جائے؟ اس ذور پر برستی میں علم تحقیق کے عنوان سے جو خس و غاشاک بھی پیش کیا جائے اسے مباریات دین سے نا آشنا جدید طبقے میں آج دی تحقیق کے عنوان سے جلد پڑھ رانی حاصل ہو جاتی ہے، اس طرح ہر کھڑو العاد اس بحث سے حاضر ہیں باسائی کھپ جاتا ہے۔

اکبر مرحم نے کیا خوب کہا ہے

آنکوں نے دین کب سیخا ہے وہ برشیخ کے گھر میں
پلے کالج کے چکر میں مرے مناہب کے رفتار میں
ان تمہیدی سطور کے بعد ہم مسیقی کی ہرمت کے دلائل پیش کرتے ہیں۔

دلائل ہرمت

آیات قرآنیہ :

(۱) دَمْنَ النَّاسِ مِنْ يَشْتَرِي لَهُوا الْحَدِيثَ يُبَلَّغُ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَرْتَدِدُ عَلَى هُنَوْءِهِ ادْلِيْكَ لَهُمْ عِدَّةُ ابْ مَهِينٍ ۝ (۳۱: ۶)

”او بیعنی آدمی ایسا ہے جو ان بالتوں کا خریدار نہ تھا ہے جو غافل کرنے والی ہیں تاکہ اللہ کی راہ سے
بے سمجھے بوجھے گمراہ کر ساہنہ اسکی پیش نہ کروادے، ایسے لوگوں کے لئے ذات کا مذاب ہے“
امام ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں :

عَنْ أَبِي الصَّحْبَاءِ الْأَكْرَبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُسْعُودَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ يُؤْلِلُ عَنْ
هَذِهِ الْأَيْتِ (دَمْنَ النَّاسِ مِنْ يَشْتَرِي لَهُوا الْحَدِيثَ يُبَلَّغُ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ) فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْعُودٍ
مُسْعُودٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْغَنَمَدَ لِلَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَرَدَدَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

وَكَذَّا قَالَ أَبْنُ عَبْدِ الْمَمْوُلِ دِرْجَاتُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ وَعَكْرَمَةُ دِرْسَمِيلَانِ جَبَرِيلُ وَمُجَاهِدُ عَكْرَبِ
وَعَمَرُ بْنُ شَعْبَيْبٍ وَعَلَيْهِ بَلْيَمَهُ رَحْمَمَ اللَّهُ تَعَالَى

وَقَالَ الْحَسَنُ الْبَدْرِيُّ (رَحْمَهُ اللَّهُ تَعَالَى نَزَّلَتْ هَذِهِ الْأَيْتِ) (دَمْنَ النَّاسِ مِنْ يَشْتَرِي لَهُوا الْحَدِيثَ
يُبَلَّغُ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ) فِي الْغَنَمَادِ الْأَزْمَادِ۔ (تَفْسِيرُ ابْنِ كَثِيرٍ ص ۲۵۲ ج ۳)

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین یا ترسم اٹھا کر فرمایا کہ لہوا الحدیث سے مراد
کیا ہے جاتا ہے۔“

حضرت ابن عباس و جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت علیہ الرحمۃ الرحمیۃ سعید بن جبیر و مجاهد
مکھول، عمر و بن شعیب اور علی بن بزم یہ روایت مذکورہ اس آیت کی بھی تفسیر میں قبول ہے۔
اور حضرت حسن بصری رحمۃ الرحمۃ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ آیت کا نام اور راگ با جوں کے تعلق ہاری ہے
یہی تفسیر قرطبی ص ۱۳۷، بیغوی ص ۲۷۷ ج ۲، خازن ص ۲۹۷ ج ۲، مدارک بحاشش
خازن ص ۲۷۷ ج ۲، منظہری ص ۲۷۷ ج ۲ دیگر میں مفصل مذکور ہے۔

(۱) داستہ زمیں استطعت منه بصوتك الاربة (۶۲: ۱۴)
”او پھسلے ان میں سے جس کو تو پھسلا کے اپنی آواز سے“
امام ابن کثیر رحمۃ الرحمۃ تعالیٰ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

وقوله تعالیٰ (داستہ زمیں استطعت منه بصوتك الاربة) قبیل حوالہ الغارقال جما عدل اکمل اللطف تعالیٰ
بالله و بالغنا ماء است خلقہم بدل لائے و قال ایہ عبا رس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی قولہ (داستہ زمیں
من استطعت منه بصوتك تعالیٰ کل داع دعا الى معصیۃ اللہ عز و جل و قالہ قتادہ رحمۃ اللہ
تعالیٰ و اختارہ ابھی بر رحمۃ اللہ تعالیٰ۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۲۷۵)

”اس آیت میں شیطانی آواز سے مکان بجانا مراد ہے۔ امام مجاهد رحمۃ الرحمۃ تعالیٰ
زرتے ہیں اس کا مطلب ہے کہ (ایسے ابليس!) تو انھیں کمیل تاثر میں اور جانے
بجانے کے ساتھ مغلوب کر۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں
اس آیت میں ہر وہ آواز مراد ہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف دعوت دئے
یہی قول حضرت قتادہ رحمۃ الرحمۃ تعالیٰ کا ہے اور اسی کو این جبر رحمۃ الرحمۃ تعالیٰ
لے اختیار فرمایا ہے۔“

حافظ ابن قیم رحمۃ الرحمۃ تعالیٰ اسی کے ذیل میں فرماتے ہیں :

وَمِنَ الْعَلِيِّ الْأَنْفَاصَ مِنْ أَعْظَمِ الدَّوَاعِي إِلَى الْمُعْصِيَةِ وَلَهُنَّ أَفْتَرُ صُوْتَ الشَّيْطَانِ
(اغاثۃ الالہاقات ص ۲۵۲)

”اور سب کو معلوم ہے کہ معصیت کی طرف دعوت دینے والوں میں مکان بجانابہ سے
بڑھ کر ہے اسی وجہ سے شیطان کی آواز کی تفسیر اسی کے ساتھ کی گئی“

(۲) امن هذہ الحدیث تمجیبون و تضمیکون ولا مبتکون و انتہم سالمون ۵۳ (۶۱: ۵۳)
”سو کیا تم لوگ اس کلام سے تجھب کرتے ہو اور ہنسنے ہو اور روئنے نہیں ہو اور

تم سمجھ کرتے ہوں"

"لطف سامد ون" کی تفسیر میں امام ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال الغناء حیی یا نیہ اسہل لذا خون دست
وکذ اقال عکرہ رحمہ اللہ تعالیٰ (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۳۶)

"ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں : اس کے معنی ہیں گانا" اور یہ
قول عکرہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے ॥

تفسیر ابن جریر ص ۳۷ ج ۲، قرطبی ص ۱۲۷، روح العانی ص ۱۴ ج ۲ وغیرہ این
بھی یہی مذکور ہے۔

(۲) **وَالَّذِيْهِ لَا يُشَهَّدُ وَنَزَوْنَهُ اذَا مَرَّوا بِاللَّغْوِ مِنْ وَآكِرَاهَا** (۲۵ : ۲۵)
اور وہ بیہودہ باقتوں میں شامل نہیں ہوتے اور اگر بیہودہ مشفلوں کے پاس کوہرگ
گزریں تو سنجیدگی کے ساتھ گزر جاتے ہیں ॥

امام ابو بکر جاصص رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

عن ابن حتفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ **النَّزَوُ وَالغَنَاءُ** (احکام القرآن ص ۳۲)

"امام ابو حتفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نزو کے معنی ہیں گانا بجانا
علامہ حسین بن سعود یغوثی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں :

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَتَفَيْةَ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى لَا يُشَهَّدُ وَنَزَوُ الْغَنَوْ وَالغَنَاءُ

(معالم الاستنزف ص ۲۵۱ ج ۲)

"حضرت محمد بن حتفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ بیہودہ باقتوں اور گانے بجانے
کی علیس میں شامل نہیں ہوتے ॥

امام ابن جریر رحمہ اللہ تعالیٰ مختلف اقوال کو جمع کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

فَأَوْلُ الْأَقْوَالِ بِالصَّوَابِيَّ فِي تَأْوِيلِهِ أَنَّ يَقُولُ الَّذِينَ لَا يُشَهَّدُونَ النَّزَوُ وَالغَنَاءُ مِنْ
لِبَاطِلٍ لَا شَرِكَ لَهُ لَا غَنَاءُ وَلَا كَذَبٌ بِأَوْلَاقِيْرَةٍ زَكَلَ مَا لَزَمَهُ اسْمَ الرَّزُورِ

(تفسیر ابن جریر ص ۲۹ ج ۱۹)

سب سے صحیح قول ہے کہ یوں کہا جائے : وہ (رجھن کے بندے) کسی قسم کے باطل
میں شریک نہیں ہوتے نہ شرک میں اور نہ گانے بجائے میں اور نہ بھروسٹ میں

اور نہ اس کے ملاوہ کسی ایسے عمل میں جس پر "نور" کا اطلاق ہو۔

احادیث مبارکہ:

① سیکونن من ائمۃ اقوام یستحلون الحر والحریر والملخ، والمعازف۔

(صحیح بخاری)

"سیری امت میں کچھ لوگ پیا ہو سمجھے جو زنا، ریشم، شراب اور راگ باجوں کو حلال قرار دیں گے"

② لیشربن ناس من امی الخمر یسمونها بغير اسمها لعرف على رؤسهم بالمعازف والمخنفات يخسف الله بهم الارض و يجعل منهم القردة والخنازير۔

(ابوداؤد، ابن فاجة، ابن حبان)

"سیری امت کے کچھ لوگ شراب پیتے گے مگر اس کا نام بدل کر، انکی مجلسیں راگ باجوں اور گانے والی عورتوں سے گرم ہو سمجھیں، اللہ انہیں زمین میں وحشیان بیگنا اور ان میں سے بعض کو بندر و خنزیر بنادیجھا۔"

③ عن نافع رحمه اللہ تعالیٰ ان ابو عمر رضی اللہ عنہما اسم صوت زوار قرام فواعده اصعبیہ فاذنیہ وحدل راحله عن الطریق وهو يقول يا نافع! يا نافع! اسمم؟ فاقول نعم فمضی حقیقت لا! فرقہ بیدل وحدل راحلة الى الطریق وقل رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیارت راج فضمی مثل هذَا (احمد، ابو داؤد، ابن فاجة)

"نافع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو راه پلٹتے ایک گزاریے کی بانسری کی آواز نہیں دی تو کافنوں میں انگلیاں ٹھوٹوں لیں اور دسہتے سے ایک طرف ہٹ کر چلنے لگے اور مجھ سے بار بار پوچھتے: "کیا بانسری کی آواز تمھیں شنائی دے رہی ہے؟" میں جواب دیتا ہی بیان! اسی طریق انگلیاں کاڑل میں دیئے چلتے رہے، حتیٰ کہ میں نے کہا: "اب آواز نہیں آرہی" تب انگلیاں کافنوں سے پہاڑیں اور راستہ چلنے لگے، پھر فرمایا، ایک بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی بعینہ یہی واقعہ پیش آیا تو اپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کافنوں میں انگلیاں دے لیں اور یہی عمل فرمایا۔

سوچنے کا مقام ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شیطانی آواز کو محمد بھر سنا

گوارا نہ فرمایا آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام بیو اس پر اس درجہ فرقیتہ ہیں کہ انہیں لحر
بھرا سکی جدای کھوار انہیں اور چوہ بیس گھنٹے اسکی مخلوقوں کی گرم بازاری اسی لعنت پر تو قوفی ہے
اور اس کی دبار، اتنی کثرت سے ہے کہ کوئی شریعت اور کسی کوچہ و بازار سے کافنوں میں انگلیاں
دیتے بغیر کمزور نہیں سکتا۔

۲) فِي هَذِهِ الْأَمْمَةِ حُسْنٌ وَمُبْخَرٌ وَقَدْفٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَنْ تَرَكَ ذَلِكَ؟ قَالَ أَنَّا ذَاهِرُتِ الْقِيَانَ وَالْمَعَازِفَ وَشَرِبَتِ الْخَمْرَ (جامع ترمذی)
”اس اُست پر یہ آفیں آئیں گی زمین میں دھستا، شکلوں کا مسخ ہونا، اور
پتھروں کی بارش۔ ایک صحابی نے دریافت کیا، یا رسول اللہ! یہ کب ہو گا؟
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب گانے والی عورتوں اور راگ پا جوں
کا دور دورہ ہو گا اور سر عام شراب نوشی ہو گی۔“

۳) إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بِعْثَقَ هَذِي وَلَحْمَةَ الْمَوْمِدَةِ وَإِهْرَافِ الْمَزَامِدِ
وَالْأَدَارَ وَالصَّالِبَ وَأَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ (رحمہ، ابو داؤد الطیبی السی)
”تجھے اللہ تعالیٰ نے مسومنین کے لئے ہدایت و رحمت بنانکر میووت فرمایا ہے اور
باجے ستر کجیہ تعلویہ گند سے، صالیب اور زمانہ جامیت کے غلط کامونکھہ مٹانے
کا حکم فرمایا ہے۔“

۴) الْكَوْبَةُ حَرَامٌ وَاللَّدُنْ حَرَامٌ حَرَامٌ حَرَامٌ (مسند، بیہقی، بزار
طبید، سازی حرام ہیں، اور شراب کے بڑن حرام ہیں، اور باجے بالسری حرام ہیں)۔
شراب کے برسوں کی حرمت کا حکم ابتداء میں تھا جو بعد میں منسوخ ہو گیا۔

۵) الْغَنَاءُ مِنْتَ النَّفَاقَ فِي الْقَدْبِ كَمْ يَنْتَ الْمَاءُ الْبَقْلِ ،

(ابوداؤد، بیہقی، ابن القیم)

”کافنا بجانادل میں نفاق اگاتا ہے جیسا کہ پائی سبزے کو اگاتا ہے۔“

۶) ذَاهِرُتِ الْقِيَانَ وَالْمَعَازِفَ وَشَرِبَتِ الْخَمْرَ وَلَعْنَ أَخْرَى هَذِهِ الْأَمْمَةِ أَوْلَاهَا
فَارْتَقَبُوا عَنْهَا ذَلِكَ رِيحَ حَمْرَاءَ وَالْمَزَلَةَ وَخَسْفَاءَ وَسَخَاءَ وَقَدْ فَارَأَيَاتَ مَتَابِعَ
كَنْظَامٍ بِالْقَطْمَ سَلَكَهُ (جامع ترمذی)

”جب گانے والی عورتوں اور راگ پا جوں کا خیور ہو اور شرابیں کثرت سے پی جائیں

اور اس امرت کے آخری لوگ پہلے زمانہ کے لوگوں پر طعن و تنبیح کرنے لگیں تو اب، وقت ان مذکورین کا انتظار کرو، سترخ آنہ صیاح: زلزلے، زمین ہیں دھنسنا، شکلوں کا بچڑھنا، پھرولی کی بارش، اور ایسی نشانیاں جو پہلے در پیے اس طرح ایسیں ہیسے پہنانا بوسیدہ ہے جس کی رہائی ٹوٹ جائے اور دانے ایک ایک کھر کے بھر جائیں۔

(۴) اذا فعشت اوی خمس عشرۃ حوصلۃ حلیت بھا البلاء وفيها فاتحة الفتن
والمعارف (جماع ترمذی)

”جب، میری امرت یہ پندرہ کام بجزت کرنے لگئے تو ان پر مصیبت اُترے گی سجدہ ان کے ایک یہ کہ گانے والی عورتیں اور باجے بالسرایں عامم ہو جائیں۔“

(۵) عویتان ملعوبات فی الدنیا والآخرۃ من ما رعت نفعہ ورثت عذاب صیبة۔
(البزار، بیہقی، ابن حزم رضیہ)

”دو آوازیں دنیا و آخرت میں ملعون ہیں، ایک گانے کے ساتھ راگ باجوں کی آواز، دوسری مصیبت کے وقت چھپنے چلانے کی آواز۔“

(۶) ثغیت عرب صبوتیوت احتمالیات فاجرین صورت عند نفعہ لہو ولعب
ومزامیر الشیطان وصورت عند مصیبة نظر وجوہ وشقیت میتوت۔

(مسند ابو السنان الحنفی ج ۲ ص ۱۹۳)

”میں روحا قلت اور فرقہ و فجور سے بھری آوازوں سے ادکنا ہوں، ایک ہو وہ باب
اند شیطانی باجوں کے ساتھ گانے کی آواز، دوسری مصیبت کے وقت چھر سے
پیشئے ہو گریباں کو چاک کر کے نو مدد کی آواز۔“

(۷) الاجر عرب مزامیر الشیطان (صحیح مسلم، سنن البخاری، دارود)

”عننتی شیطان کے باجے ہیں۔“

(۸) یسخ قوم من هذه الامة فآخر الزمان قردة وخنازير قالوا يا رسول الله
الیں بیتھدیوں ان لا الہ الا اللہ و ان محمد رسول اللہ قال بلى ويصرمون و بھجوں و بصلوں قیل
فما باله؟ قال اتخاذ المعاشر والمعینات (مسند ابن ابی الدنيا)

”آخر زمانہ میں اس امرت کے کچھ لوگ بندروں خنزیروں کی صورت میں سمجھ

کئے جائیں گے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ اکیا وہ آس بات کی گواہی نہ دیں گے کہ الشر کے سوا کوئی مسبوہ نہیں، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں بلکہ اس شر تعالیٰ کے رسول ہیں؟ جیکہ کوئی گئے از نماز پڑھیں گے عرض کیا گیا پھر کس سبب سے یہ عذاب ہوگا؟ فرمایا: راگ با جوں اور کانے والی بوڈیوں کا شغل اختیار کرنے کے سبب ॥

اختصار کے پیش نظر ہم انہی چند روایات پر اکتفا کرتے ہیں۔ حضرت مفتی محمد شفیع حنفی تدوین سرہ کی کتاب "کشف العناویں و صفت الغذاء" سندرج حکام القرآن ص ۲۳۷ ج ۱۔ اس موضوع پر جامع ترین کتاب ہے جس میں مزید کئی روایات ہیں، مولانا عبد المعز صاحب نے اس کتاب کا ترجمہ کیا ہے بنام "اسلام اور موسیقی" اس میں اور بھی بہت زیادہ روایتی جمع کر دی ہیں۔

اجماع ائمۃ الرأیۃ رحمہم اللہ تعالیٰ:

کافی بیان کی درست پر ائمۃ الرأیۃ رحمہم اللہ تعالیٰ کا اجماع منعقد ہے اور ان کے مذاہب کی مستند کتب سے اس پر بیہیوں عبارات پیش کی جا سکتی ہیں مگر ہم صرف ایک ایک عبارت پر اکتفا کرتے ہیں

① امام زین الدین ابن نجیم حنفی رحمہ اللہ تعالیٰ تکھیہ ہیں:

(قولهاد یغفی للناس) لانہ بحیم الناس علی ادیتیا کبیر تو کذا فی الهدایة وظاهر
الکتاب کبیته: ان لریکن للناس بل لاسع نفسہ من فحی المروحة، وحی قوان
شیخ الاسلام رحمة الله تعالیٰ خاتمه قال بعضی المف

دف المراجیح الملایحی توبیان حرج و هو الألات ابطربة من غير العناویں کا السر مار
سوار کان من عود او قصبه كالشیاۃ او غیرہ كالعود والعنبر طاری الرؤایہ رضی اللہ عنہم
علیہ الصلیق والسلام رحمة اللہ بعثتی رحمة للعالمین رامنی بحق العارفی والمرازی
ولانہ مطرب مصلحت ذکر اللہ تعالیٰ والنزع الشافی بهاؤ و هو الدلیل فی النکاح۔
(البحر الرائق حشیح ۷)

لوگوں کے رہنمے کانے والی کی شہادت تبول نہیں، اس لئے کہ وہ لوگوں کو ایک

کبیرہ گناہ کے ارتکاب پر جمع گردی ہے، ہمارے میں یونہی ہے، اس کا خلاہ ہر مطلب یہ ہے کہ گانا ایک کبیرہ گناہ ہے گو کہ لوگوں کے لئے نہ گایا جائے بھکہ و حشت و تنبیان دو کرنے کے لئے صرف اپنے نئے گایا جائے، اور یعنی شیخ الاسلام خواہ زادہ رحمۃ تعالیٰ کا قول ہے کہ انہوں نے گانے کو مطلقاً منع کیا ہے۔

اوہ محراب الدراية میں ہے کہ تکمیل تماشے درسم کے ہیں ملکیک تحرام ہے، الرودہ ہے گا ہے بغیر صرف ہیجاد رسمی پیدا کرنے والے آلات کی آداز جیسے بافسری خواہ لکڑی کی ہو یا نرکل کی جیسے شبایہ یا بافسری کے سلاکوئی اور اکر ہو جیسے عود و طنبور۔

حرمت کی وجہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر دیجا ہے اور مجھے باجے تماشے اور بافسریاں مٹانے کا حکم فرمایا ہے۔

رحمت کی دوسری وجہ یہ ہے کہ پستی اور اورڈ کرالہی سے ماننے ہے۔

اوہ تفریح کی دوسری قسم جائز ہے اور وہ ہے نکاح کے موقع پر دوت بجانا ۹

اکثر فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے یعنی ناجائز قرار دیا ہے، تفصیل آگہ آرہی ہے۔

(۲) علامہ محمد بن محمد حطاب رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

قال في التوضيح للغذاءات كانت بغية الله فهو مكروه۔

وأقام الغذا بتأله فات كانت ذات اوتار كالعود والطنبور فمسنوع وكذا لاف المزمار والظاهر عند بعض العلماء أن ذلك يتحقق بالمحرمات وإن كان محمد اطلق في سماع العود انه مكروه، وقد يزيد بذلك التحرير، ونفس محمد بن الحكيم على القسم النعوذ برب الشهادة قال وإن كان ذلك مكرهه على كل حال وقد يزيد بالكرامة التحرير بحسبه (مواهب الجليل ص ۱۵۳ ج ۶)

"توضیح میں ہے کہ گانا اگر بغیر آلات موسیقی کے ہو تو وہ مکروہ ہے، یہاں مکروہ سے مراد حرام ہے۔

اوہ آلات کے ساتھ گانا اگر ایسے آر کے ساتھ ہے جو تاروں والا ہے جیسے عود اور طنبور تو یہ گانا ممنوع ہے اور اسی طرح بافسری بھی ممنوع ہے۔

كتاب المظفر والباحث

محمد بن حكيم رحمه الله تعالى تے تصریح فرماتے ہے کہ عورت بُخت نے والے کی گواہی زد کی جائیگی، اس کا سنتا ہر حال میں مکروہ ہے، یہاں مکروہ سے حرام مراد ہے جیسے گزر چکا۔"

(۲) امام ابو حامد غزی الشافعی رحمه الله تعالى حرمت غذار کے متعلق حضرت امام ابو حنین، سفیان ثوری، مالک بن انس و دیگر علماء رحمہم اللہ تعالیٰ کا مذہب نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں :

وقال الشافعی رحمه الله في كتاب أحاديث القضاء : إن الغذاء لهم مکروه و مفسد
الباعثون استكثرون فهو سفيه ترد شهادته .

قال الشافعی رضي الله عنه صاحب الجمارۃ اذا جم النساء لسو عنہا فهو سفيه
ترد شهادته .

حکم عن الشافعی رکم الله انه كان يكره الطقطقة بالقضيب ويقول وضعه الزنا دوارة
ليشتغلوا به عن القرآن (احیاء علوم الدین ص ۲۱۹ - ۲۲۰)

شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ اکابر آداب القبایر میں لکھتے ہیں کہ گھانا ایک مکروہ اور باطل مشغله ہے جو اس میں زیادہ انہاک رکھنے والا ہوتا ہے، اس کی گواہی زد کردی جائے گی۔

شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ گھانے والی بوئی کا مالک اگر گھانا سنا نے کے لئے بگوں کو بیج کرنے تو وہ بھی احمد اور درود الشہادۃ ہے۔

شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ اب سے مردی ہے کہ چھڑی بیانے سے جو نکل ملک کی آنے پیدا ہو وہ بھی مکروہ و ناپسندیدہ ہے یہ ختنہ ذمیق بگوں کی ایجاد ہے تاکہ اس کے ذریعہ مسلمانوں کو قرآن مجید سے غافل کر دیں۔

(۲) ملامہ علی بن سماان مرداوی حنبلي رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں :

قال في الرعاية يكره مساح العذاء والتزوج بلا الله فهو حرم معها وقيل بددتها
من رجل وامرأة (الاتفاق ص ۵۱ - ۵۲)

الرعاۃ میں ہے کہ گھانا اور خود آلات سویقی کے بغیر مکروہ ہے، اور ان آلات کے ساتھ حرام ہے، ادا یک قول یہ سمجھی ہے کہ ان آلات کے بغیر بھی حرام ہیں۔

کتاب المظہر والایمۃ

خواہ مرد کی آواز ہو یا عورت کی یہ
آگے لکھتے ہیں :

قالَ فِي الْقُرْبَةِ يَكْرَهُ غَنَامٌ وَقَالَ جَمَاعَةٌ يَحْرُمُ وَقَالَ فِي التَّرْغِيبِ اخْتِارُهُ الْأَكْثَرُ
(حوالۃ بنالا)

”فروع میں لکھا ہے کہ گلہ انگروہ ہے اور علماء کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ
حرام ہے، اور ترغیب میں لکھا ہے کہ اکثر حضرات نے اس قول حرمت کو
اختیار کیا ہے“

نتیجہ میں کوئی اختلاف نہیں اس لئے کہ سکونہ بھی حکم حرام ہی ہے۔

فہرست کتاب :

موسیقی کے جواز پر عموماً دو دلائل پیش کئے جاتے ہیں :

① شادی کے موقع پر دفت بجانا حدیث سے ثابت ہے اور موسیقی بھی دفت ہی دو
ترقی یافتہ شکل ہے۔

جواب : احادیث میں جس دفت کا ذکر ہے وہ صرف نکاح کے موقع پر کچھ دیر کے
لئے بھیجا جاتا تھا اس شادی کے علاوہ بلا ضرورت دفت بجانے کے دلوں کو سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
تعالیٰ عنہ دلوں کی خرادیتے تھے۔

ان الفادر و رضى الله عنہ اذا سمع صوت اللذع بعث ينظر فان كان في الونبه
سكت و ان كانت في غلبه محمد بن البارۃ (فتح القدر ص ۲۷۶، البہر الرائق ص ۸۸) ،
پھر دفت پیشے والی عموراً تھیاں ہوتی تھیں مردوں کا دفت پیشنا کیسی ثابت نہیں۔
پھر یہ دفت بھی اہل عرب کی عادت کے مطابق یا انکل سادگی سے پیشًا جاتا تھا اس میں
جھانجھو ہوتی تھی رقص و سرود یا طرب و مسٹی کا کوئی اور نہ ان، فی زماننا ایسے دفت کا وجود
کہیں نظر نہیں آتا۔

معیناً مذکورہ بالا شرطی رعایت سے دفت پیشے کی گنجائش بھی حضرت امام شافعی
رحمہم اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے، احباب میں سے اکثر فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ اسے بھی ناجائز قرار
دیتے ہیں۔

قالَ التَّوْبَشْتَى رَحْمَهُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّهُ حَرَامٌ عَلَى قَوْلِ أَكْثَرِ الشَّافِعِينَ وَمَا وَرَدَ مِنْ ضَرْبٍ

الدافت فی العرض کنایہ عنہ الاعلان (امداد الفتاویٰ ص ۲۸۳ ج ۲)

"اسام تو پہنچی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دوست اکثر مشائخ کے قول کے مطابق حرام ہے اور شادی کے موقع پر جودت بجانا ثابت ہے اس سے اعلان و تشبیہ مراد ہے" ۱۷

امداد الفتاویٰ میں تو پہنچی رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول بحوالہ شیعہ نقایہ، نصاب الاصناب و بستان العارفین منقول ہے، آخوندی دوکنیں موجود نہیں، شیعہ نقایہ میں سرسری تلاش سے درستیاب نہیں ہوا، بہر حال نصوص عصر کے پیش نظر یہ توجیہ کرنا ازما ہے، اور یہ کوئی تاویل بعید نہیں عام محاورات کے مطابق ہے۔

اعلان و تشبیہ کے لئے یہ کنایہ عرف عام میں بہرہت مشہور اور زبان زد ہے، مثلاً :

"بیانگ وہل کہہ رہے ہیں" ۱۸

"ڈھول بخار ہے ہیں" ۱۹

"ڈھنڈ ورا پیٹ رہے ہیں" ۲۰

"نقارہ پیٹ رہے ہیں" ۲۱

ہم اور پڑکر آئے ہیں کہ یہ اختلاف سادہ دوست کے منقول ہے کہ ملاعنی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

المراد بالدافت الذي كان في زمن المعتقد مبين داما ما عليه العلاج فلينبغى ان
کوئی مکروه بااتفاق (مرقاۃ المذاہیم ص ۲۱ ج ۴)

"اس سے مراد وہ دفت ہے جو معتقد میں کے ذور میں استعمال ہوتا تھا، جو انہمہ دار دفت
بااتفاق مکروہ ہے" ۲۲

مکروہ کا اطلاق حرام پر کیا گیا، جیسے اوپر گزرنا۔

(۲) بعض صوفیہ سے منقول ہے کہ وہ ساز بجا کر سماع کرتے تھے۔

جواب : اول توسائل مشرعیہ میں کسی صوفی کے قول و عمل سے استفادہ خلاف اصول ہے، اس موقع پر حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ جو خود بہت بڑے صوفی اور عارف ہیں ان کا یہ ارشاد یاد رکھنے کے قابل ہے :

عمل صوفیہ در جل و حرمت سند نیست ہمیں اس است کہ ایشان را سعد و داریم دست
نہ کنیم، و ایشان را بحقیقت بجهانہ دفعاً مفوّض داریم، اینجا قول ابی حنیفہ دامہم ابی یوسف

د امام محمد رحیم اللہ تعالیٰ معتبر است نہ عمل ابو بکر شبلی و ابو حسن نوری رحمہما اللہ تعالیٰ -
(مکتوبات صفحہ ۲۳۴ و فراؤں)

ملکت و حرمت میں صوفیہ کا عمل جوست نہیں، بس آتنا ہی کا کہ ہم انھیں سزا در
گز رانہ، اور ان پر ملامت نہ کریں، اور ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کریں،
یہاں امام ابو حیینؑ امام ابو یوسف اور امام محمد رحیم اللہ تعالیٰ کا قول صحتیں ہے
نہ کہ ابو بکر شبلی و ابو الحسن نوری رحمہما اللہ تعالیٰ کا عمل ۔
دوسرے ان صوفیہ کا سامع غنیمہ صاحب احوال میں بطور دوا، دعلاح ہوتا تھا اور امیر
وہ حضرات بہت سی شرائط ملحوظ رکھتے تھے جن کی تفصیل یہ ہے :

قال لخیر الرسل ورحمة الله تعالى:

وَمِنْ أَبْخَدَهُ مِنَ الْمَأْيِمِ الصَّوْقِيَّةِ فَلَمْ يَنْتَهِ عَنِ الْهُرُونِ وَنَعْلَمُ بِالْتَّقْرِبِ (إِحْتَاجَ) (۱۷)
فَلَكَ اعْتِيَاجُ الْمَرْبُوضِ إِلَى الدُّولَةِ شَرِائطُهُ:
أَنْهَا: أَنْ لَا يَكُونَ فِيهَا مَرْدٌ

للثالثة : الْمَلَائِكَةُ جَمِيعُهُمُ الْأَمْنِ جَنَاحُهُمْ لَيْسَ فِي حُمْرٍ فَاسِقٌ وَلَا أَهْلُ الدَّنَبِ (۱۸)
وَلَا امرأةً -

للرابع : وَلَا يَجِدُهُمْ مَعَ الْأَجْلِ طَعَاماً وَلَا تَوْزِيمَ -

والخامس : لَا يَقُولُونَ الْأَمْغَادَ بَيْنَ

والسادس : لَا يَظْهَرُونَ وَجْهًا لِأَصْدَمِ الْعَقَبَينِ (الفتاوى عن الخيرية ص ۲۷۱) (۱۹)
او رشائخ صوفیہ میں سے جس نے سماع کو جائز کیا ہے تو ان شرطوں سے کہا جائے
سماع خواہش نفس سے پاک اور زیور تقوی سے مزین ہو اور سماع کے لئے اسے
ایسی احتیاط و نجوری ہو جیسے مریض کو دوا کئے ہوتی ہے، اور اس لئے جواز کے
لئے کئی شرائط میں :

پہلی شرط : عمام کرنے والوں میں کوئی بے راش نہ ہو -

دوسرا شرط : سب عارفین کاملین ہوں، ان میں کوئی فاسق و فاجر طالب
دنیا اور مومن نہ ہو -

کتاب المظرا والاباحات

تیسرا شرط: قوال کی نیت اخلاص پرستی ہو مزدوری، معاوضہ، ذرکارہ امداد نظر ہو۔

چوتھا شرط: جمع کھالے یاد بگزینی اغراض کے لئے اکٹھانہ ہوا ہو۔

پانچویں شرط: اس دوران قیام نہ کریں الایک کہ مغلوب اور لیے خود ہو جائیں۔

چھٹی شرط: دجدوست کا انہارہ کریں الایک کہ سچے ہوں، ریار تصنیع نہ ہو۔

بمران شرائط پابندی کے ساتھ بھی سماں صرف کامل درجہ کیستی عارزین کر دیں۔
بندی ساک کو سختی سے منع فرمائے تھے۔

اسام الطائف حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر سملہ سے توبہ کی کا ب
شرطوں کی پابندی سختی جا رہی ہے۔

قال اللہ تعالیٰ السهر و رحمة اللہ تعالیٰ :

وَقَدْ أَنْجَيْتَنِي تَرَكُ السَّمَاءَ فَقَدِيلَ لَهُ كُنْتَ تَسْقِيمْ؟ فَقَالَ مَعَ مَنْ؟ قَدِيلَ لَهُ
تَسْقِيمْ لِنَفْسِكَ؟ فَقَالَ مَنْ؟ لَا يَهْمُرُ كَانُوا لَا يَسْمَعُونَ الْأَمْنَ مَعَ أَهْلِ فَلَذَةِ
نَفْدِ الْأَخْوَانِ تَرَكُ فَمَا اخْتَارُوا السَّمَاءَ حِيثُ اخْتَارُوا إِلَيْهِمْ طَادِقَيْدَوَادِابِ
(عوارف العالمین)

حضرت جنید رحمہ اللہ تعالیٰ نے سماں چھوڑ دیا تھا، آپ سے دریافت کیا گیا: آپ سنتے
نہیں؛ فرمایا: کس کے ساتھ؟ عرض کیا گیا: آپ تنہائی میں سنتے ہیں؛ فرمایا: کس سے؟
حضرات قید و شرط سے سنتے تھے جب وہ مفقود ہو گئیں تو سماں چھوڑ دیا۔
حضرت مفتی محمد قدم سرگز و قطرازیں:

إِنَّ هَذَهِ الشَّرَائِطَ لَتَكَادُ تَوْجِدَ فِي زَمَانَةٍ فَلَارَخْصَمَةِ فِي السَّمَاءِ فِي عَصْرِنَا اصْلَى
كَيْف؟ وَقَدْ تَابَ سَيِّدُ الطَّائِفَةِ جَنِيدًا قَدْسَ سَلَوْنَ عَنِ السَّمَاءِ لِعَذَّابِ اسْجَاهِ الشَّرَائِطِ عَصْرَهُ۔

(أحكام القرآن ج ۲۳ ص ۲۲)

یہ شرائط ہمارے زمانہ میں قطعاً نہیں پائی جاتیں، لہذا اس دوران سماں کی تقطیع
اجازت نہیں، اور اجازت ہو بھی کیوں نکر؟ جبکہ سید الطائف حضرت جنید قدس سرگز
نے بایس سبب سماں سے توبہ کی تھی کہ ابھی زمانہ میں تمام شرائط کی پابندی نہ رہی۔
کوئی انصاف سے کہے کہ آج کل کی قوالی کو صرفیہ کے سماں سے کوئی دور کی نسبت بھی ہے؟

صرفیہ کا مقصد و مسید اصلاح قلب تھا جبکہ یہاں حقِ نفس اور لذت کو شی کے سوا کوئی درسر مقصد بھی نہیں۔

باتی یہ دلیل کہ موسیقی روح کی غذا ہے اجواب ہے۔ دائیٰ! جو خبیث روشنین قرآن و حدیث کی شیریں آزار سے پہنچتے نہ پاتی ہوں، اور ذکر الشتر کی خراب صافی سے بھی انھیں حق نہ مٹا ہوتا انسی غذا خنا، و مزامیر اور موسیقی جی ہو سکتی ہے، نصیب اپنا اپنا۔

خلاصہ :

لگ باجوں، ساز و موسیقی اور مرتفع قسم کی قوالیوں کا سننا شریعت کی روشنیے حرام ہے، ان منکرات کو جائز کہنا الحاد و بے دینی کے سوا کچھ نہیں انھیں جائز ثابت کرنے کی ناسیارک کوششیں درحقیقت دہی الحاد ہے جس کے پار سے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے کہ اس اُست کے کچھ لوگ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کریں گے منکر جائز و حلال سمجھ کر۔ *وَاللَّهُ الْعَالِمُ مِنْ جَهِنَّمِ الْفَقَنْ وَهُرَالْهَادِي إِلَى سَبِيلِ الرَّشادِ*

محمد ابرار رحمن

نائب معنی دار ال وقت ار وا اور شاد
بسم الله الرحمن الرحيم

